حضرت زہرا علیہاالسلام کی شادی سے پہلے اپنے والدبزرگوار کے زیر سایہ

<"xml encoding="UTF-8?>

١- مدینہ کی طرف ہجرت-

بعثت کے تیرھویں سال پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ا پنی جان کی حفاظت اور آپنی تبلیغ کی بقاء کےلئے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت علی بن ابی طالب کو یہ حکم دیا کہ شب ہجرت آپ کے بستر پر لیٹ جائیںجس سے مشرکین کچھ سمجھ نہ سکیں وہ ان ہی کی طرف لگے ر ہ ہیں، آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ کو اور بھی کئی حکم دئے تھے جن میں سے کچھ یہ تھے: جب وہ کسی قابل اطمینان جگہ پہنچ جائیں گے تو انہیں آپنے فواطم اور غیر فواطم تمام گھر والوں کے ساتھ بلانے کےلئے کسی کو ان کے پاس بھیجیں گے اور آپ کے پاس لوگوں کی جو امانتیں رکھی ہوئی ہیں وہ سب صاحبان امانت تک پہنچادیں یا آپ کے اوپر جن لوگوں کا قرض ھےا سے اداکردیں-

چنانچہ جب آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)قباء کے علاقہ میں پہنچے جو مدینہ سے صرف چندمیل کے فاصلہ پر ھے-

اور آپ وھاںقیام پذیرھوگئے توآپ نے ابی واقدلیثی کے ذریعہ حضرت علی(علیہ السلام)کو ایک خط بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ تمام امامنتیں وآپس کرکے تمام ہی ہیوں(فواطم) کوآپنے ساتھ یھاں لے آئیں چنانچہ حضرت علی(علیہ السلام) نے اسی وقت سے تیاری شرو ع کردی اور مکہ کی طرف ہجرت کرنے کےلئے سواریاں اور ضروری وسائل خرید لئے اور آپ کے ساتھ جو کمزور مؤمنین تھے انہیں یہ حکم دیا کہ جب چاروں طرف رات کا اندہیر اچھا جائے تو ھر ایک دبے قدموں اور خاموشی کے ساتھ و ادیٔ ذی طُوی میں پہنچ جائے-

جب آپ نے سب لوگوں کی امانتیں ان تک پہنچا دیں توآپ نے کعبہ کے اوپر چڑھ کر بلند آواز سے یہ اعلان کیا: <یا أیّھا الناس!ھل من صاحب أمانة؟ھل من صاحب وصیة؟ھل من عدّة له قِبل رسول اللّٰه؟ فلمّالم یات أحد لحق بالنبي>-

اے لوگو کیا کسی کی کوئی امانت ھے یا کسی کی کوئی وصیت ھے یا رسول اللہ کے اوپر کسی کاکچھ مطالبہ باقی ھے؟ چنانچہ جب کوئی بھی نہ آیا تو آپ رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پہنچ گئے-

حضرت علی(علیہ السلام)فواطم(یعنی جناب فاطمہ زھرا(سلام اللہ علیہا)، آپنی والدہ فاطمہ بنت اسد، فاطمہ بنت زبیر بن عبد المطلب، فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب) کو آپنے ساتھ لیکر دن کے اجالے میں آشکارا طور پر مدینہ کی طرف روانہ ھوگئے اور آپ کے ساتھ نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)کی پرورش کرنے والی اور آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خادمہ بابر کة امّ ایمن اور ان کے بیٹے بھی تھے اور اسی کاروان کے ساتھ رسول اللّٰہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روانہ کردہ ایلچی ابو واقد لیثی بھی وآپس لوٹے جو قافلہ کی ساربانی کررھے تھے، تو ایک بارانھوں نے اونٹوں کو تیز دوڑانا شروع کردیا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:<ارفق بالنسوۃ یا أبا واقد، انّھن ضعاف >؛ اے ابو واقد عورتوں کا خیال رکھو یہ کمزور ہیں تو انھوں نے کھا مجھے ڈرھے کہ کہیں ھمیں پکڑ نے والے نہ پہنچ جائیں!

تو حضرت علی(علیہ السلام) نے فرمایا: <أربع علیک، فانّ رسول اللّٰه(صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) قال لی: یا علي

لن یصلوا من الآن الیک با ٔمرٍ تکرهه>؛مجھ سے رسول اللهؐ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ فرمایا تھا کہ وہ تم سے کوئی ایسی بات نہیں کرسکتے جو تمہیں ناگوار ہو پھر حضرت علی(علیہ السلام) ان لوگوں کو آھستہ آھستہ لے کرچلنے لگے اور اس وقت آپ کی زبان پر یہ رجز جاری تھا:

و لیس الا اللّٰہ فارفع ضنّکا
یکفیک ربّ الناس ما أھمّکما

اللّٰہ کے علاوہ کوئی نہیں لہذا آپنی کمزوری کو دور کردو،،رب الناس، تمہارے ھر اھم کام میں تمہارے لئے کافی ھے-

آپ اسی طرح چلتے رھے مگر جب آپ ”ضجنان،، نامی جگہ کے قریب پہنچے تو قریش کے سات بہادر گھڑ سوار چھروں پر نقاب ڈالے ہوئے آپ کو پکڑنے کےلئے پھنچ گئے ان کے ساتھ آٹھواں آدمی حارث بن امیہ کا غلام جناح تھاجوبہت نامور بہادر تھا، تو حضرت علی(علیہ السلام) جناب ام ا یمن اور واقد کے پاس آئے،اس وقت ان سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف تھیں، آپ نے ان دونوں سے کھا:”انیخا الابل و اعقلاھا“اونٹوں کو بٹھا کر باند ھ دو آپ آگے بڑھ گئے یھاں تک کہ خواتین سوار یوں سے اتر گئیں اتنی دیر میں وہ لوگ قریب آگئے تو حضرت علی(علیہ السلام) آپنی تلوار کہینچتے ھوئے ان کی طرف بڑھے ان لوگوں نے آپ کے نزدیک آکر کھا: تمھارا یہ خیال ھے کہ تم عورتوں کے ساتھ جان بچاکر نکل جاؤگے، وآپس چلوآپ نے کھا: اگر میں ایسانہ کروں؟ وہ بولے، تم ذلّت کے ساتھ پلٹائے جاؤگے یا ھم تمھارا سر آپنے ساتھ لے کرپلٹیں گے، اتنے میں وہ سارے گھڑ سوار عورتوں اور سواریوں پر قبضہ کرنے کےلئے ان کی طرف لپکے تو حضرت علی علیہ السلام ان کے درمیان میں حائل ہوئے توجناح نے آپ کے اوپر آپنی تلوار سے وار کردیا

آپ پھرتی کے ساتھ اس کے وارسے بچ گئے اور پھرآپ نے بڑی ہی ھوشیاری سے اس کے کندھے پروار کردیا کہ آپ کی تلواراس کے سر کو پھاڑ کر گھوڑے کی پیٹھ کو چھوتی ہوئی نکل گئی اور آپ نے ان پر تلوارکے حملے اورشدید کردئے تو وہ سب کے سب آپ کے پاس سے تتربتر ھوگئے اور کھنے لگے:اے ابو طالب کے فرزند تم ھمارے ہاتھوں سے بچ گئے!

تو آپ نے فرمایا:<فانی منطلق الٰی ابن عمّی رسول اللّٰہ(صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) فمن سرّہ ا ٔن ا ٔفری لحمه و ا ٔھیق دمه فلیتبعنی>؛میں تو آپنے ابن عم، رسول اللّٰہ کے پاس جارھاھوں چنانچہ جو میرے ہاتھوں مرناچاہتاھو یا آپنا خون بھانا چاہتاھو وہ میرا پیچھا کرے، مگر وہ سب کے سب ذلت و خواری کے ساتھ گردن جھکا ے ہوئے وآپس چلےگئے-

پھر حضرت علی(علیہ السلام)جناب ایمن اور واقد کے پاس آئے اور آپ نے فرمایا:”آپنی سواریوں کو آگے بڑھاؤ،،پھر آپ فاتحانہ انداز میں سواریوں کے ساتھ روانہ ھوگئے یھاں تک کہ ”ضجنان،، کی منزل پر پھنچ گئے اور وھاں جاکر پورے ایک دن اور رات بھر آرام کیا وھاںپر کمزور مسلمان بھی آپ کے ساتھ آملے رات بھران لوگوں نے نمازیں پڑہیں اور اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے ذکر خدا کرتے رھے ان کی یہ صورت حال اسی طرح جاری رہی یھاں تک کہ صبح نمودار ہوگئی حضرت علی(علیہ السلام) نے ان کے ساتھ نماز صبح پڑہی پھر آپنی منزل کی طرف چل پڑے یھاں تک کہ منزل قبا(جو مدینہ سے قریب ھے) تک پھنچ گئے اور رسول اللهؐ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جاملے جو بہت شدت سے آپ لوگوں کا انتظار کررھے تھے ، ان لوگوں کے پھنچنے سے پہلے ہی رسول اللّٰہ کے اوپر وحی کی شکل میں آنحضرت کے شایان شان قرآن مجید کی یہ آیتیں نازل ہوئیں:

<الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علٰی جنوبهم--->

نبی کریم پندرہ دن تک ان لوگوں کے انتظار میں قبا کی منزل پر رکے رھے تھے اس مدت کے اندر آپ نے مسجد قبا تعمیر کردی جس کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن مجید کی یہ آیتیں نازل فرمائیں <لمسجد اُسس علی التقویٰ من اٴول یوم اٴحقّ اٴن تقوم فیه>

نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس مسجد میں نماز پڑھنے اور اسے آباد رکھنے کی ترغیب دلائی اور اس میں نماز پڑھنے والے کےلئے عظیم ثواب کا تذکرہ فرمایا-جب قافلہ والے آرام کر چکے تو پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپنے تمام ساتھیوں اور گھر والوں کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ھوئے مدینہ کے مسلمانوں نے اشعار، ترانوں اورنعروں کے ساتھ آپ کا شاندار استقبال کیا اوس و خزرج کے قبیلوں کے سر داروں اور بڑے لوگوں نے آپ کو کھلے دل کے ساتھ خو ش آمدید کھا اور آپنا تمام مالی اور فوجی سرمایہ آپ کی خدمت میں پیش کردیا آپ جس قبیلہ سے بھی گذرتے تھے اس قبیلہ کے سردار اس امید میں آگے بڑھ کرآپ کے ناقہ کی مہار تھام لیتے تھے کہ شاید آپ انہیں کے یھاں نزول اجلال فرمائیں اورانھیںآپنی ضیافت کے شرف سے نوازدیں آپ ان کےلئے دعائے خیرکرکے ا ن سے یہ فرماتے تھے کہ: <دعوا الناقة تسیر فانّها ماٴمورة > اس ناقہ کو چھوڑدوتاکہ یہ خود چلتا رھے کیونکہ یہ خدا کی طرف سے مامور ھے-

پھر آپ کا ناقہ جناب ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس ایک کھلی جگہ پر جاکر بیٹھ گیاآپ عماری سے نیچے تشریف لائے اور آپ کے ساتھ جناب فاطمہ زھرا(سلام اللہ علیھا) اور دوسری ہی بیاں بھی اتر آئیں اور جناب ام خالد (جناب ابو ایوب انصاری کی والدہ) کے پاس قیام پذیر ہوگئیں جناب فاطمہ(علیھا السلام) آپنے والد گرامی کے همراہ سات مھینے یعنی جب تک مسجد نبوی تیار نہ ہوگئی اور اس کے پاس رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سادہ ساگھر تیار نہ ھوگیا اسی گھر میں رہیں جسمیں چند حجرے پتھروں کے تھے اور چند حجرے کھجور کی شاخوں سے نبے ھوئے تھے جن کی اونچائی کی وضاحت امام حسن(علیہ السلام) نے ان الفاظ میں فرمائی ھے:<کنت اٴدخل بیوت النبي(صلی اللّه علیه وآله وسلم) و اٴنا غلام مراهق فاٴنال السقف بیدی >-

جب میں بالکل نو عمر تھا تو پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حجروں میں داخل ہونے کے بعد میرا ہاتھ چھت تک پھنچ جاتاتھا---

نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپنے گھر کےلئے جو سامان مھیا فرمایا وہ بھی نہایت سادہ اور متواضعانہ تھا، آپ نے آپنے لئے لکڑی کا ایک تخت بنوایا جو کھجور کی لکڑی کا بنا ھوا تھا، جناب فاطمہ زھرا(سلام اللہ علیھا) بھی دنیا ئے اسلام کے اسی سادہ اور متواضعانہ دار ہجرت اور نبوت کے گھر میں آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عنایتوں، اور محبتوسے بھرہ مند ھو تی تھیں،یقینا یہ ایسی عنایت و محبت جو دنیامیں آپ کے علاوہ کسی اور دوسری عورت کو نصیب نہ ھوسکی-

مکہ سے ہجرت کر نے کے بعد جناب فاطمہ زھرا(سلام اللہ علیھا) اسی گھر میں قیام پذیر ہوئیں تاکہ آپنی آنکھوں سے یہ مناظر دیکھیں کہ آپ کے والد گرامی کو مھاجرین اور انصار مدینہ ایک بیش قیمت موتی کی طرح آپنے گھیرے میں لئے ھوتے ہیں اور آپ کےلئے جان کی قربانی تک دینے کےلئے تیارہیں اور آپ قبیلہ اوس و خزرج کے تازہ دم مسلمانوں کے بیچ میں نہایت سکون واطمینان سے رہ رھے ہیں آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مھاجرین اور مدینہ کے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ کی بنیاد ڈالی تاکہ ان کے دل سے وطن کی غربت کا احساس اور خوف نکل جائے اور وہ اس اتحادکے ذریعہ مزید مستحکم اور سب کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع ھوجائیں"جو خدائے وحدہ لا شریک پر ایمان ھے"البتہ آپ نے آپنے لئے حضرت علی(علیہ السلام) کو بچاکر رکھا

تھااس وقت آپ کے اردگرد انصار و مھاجرین کا اچھا خاصا مجمع تھا چنانچہ ان سب کے درمیان آپ نے یہ ارشاد فرمایا: ”ھذا اخی و وارثی من بعدی “”یہ میرا بھائی اورمیرے بعدمیرا وارث ھے “ حضرت علی(ع) کے سر پر نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اخوت کا سھرا بندھے ھوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ آپ کے سر پر آنحضرت کی داماد ی کا سھرا بھی بندھ گیا اور آپ آنحضرت کی ھر دل عزیز اور چہتی بیٹی اور آپ کی پارہ قلب و جگر کے شوہر بھی ھوگئے-

مدینہ میں قیام پذیر ہونے کے بعد نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سب سے پہلے جناب سودہ سے شادی کی اوریہ جناب خدیجہ(سلام اللہ علیہا) کی وفات کے بعد آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)کی پہلی شادی تھی پھرآپ نے جناب ام سلمہ بنت ابی امیہ سے نکاح کیا اور آپنی بیٹی جناب فاطمہ(سلام اللہ علیہا) کی دیکھ بھال اور ان کے کام کاج آپ کے حوالے کردئے- جناب ام سلمہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ نے مجھ سے شادی کرنے کے بعد،آپنی بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) کی دیکھ بھال کا فریضہ میرے سپرد کردیا،چنانچہ میں ہی انہیںسب کچھ بتاتی اورسکھاتی تھی لیکن خدا کی قسم،وہ مجھ سے زیادہ مودب اور تمام چیزوں کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقف کار تھیں-

۲-آپ(علیہم السلام) سے شادی کی کوششیں

شہزادی کائنات حسب ونسب کے لحاظ سے آپنے دور کی تمام عورتوں سے ممتاز اور بلندتھیں کیونکہ آپ حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)اور جناب خدیجہ(علیہا السلام) کی بیٹی، فضیلت و علم اور پاکیزہ صفات کی نسل طیبہ کا خلاصہ، جمال و صورت و سیرت میں آخری درجہ پر فائز، معنوی وروحانی اور انسانی کمالات کی حد آخر، نیز اعلی رفتار و گفتار اور تابندہ قسمت کی مالک تھیں-

آپ آپنی پختہ خیالی اوررشدعقلی میں آپنی کمسنی سے ہی ممتاز حیثیت کی حامل تھیں پروردگار عالم نے آپ کو عقل کامل، اعلی ذھانت و ذکاوت اور نورانی زندگی میں مکمل حسن وجمال سے نواز اتھا، آپ ھرروزآپنے پدر بزرگوار کے زیر سایہ خداوندعالم کی ان ہی عظیم اور بی پایا ں نعمتوں اور عطایا کے درمیان فضائل و کمالا ت کے زینے طے کرتے ھوئے بلوغ کی منزل تک پھنچ گئیں- ابھی ہجرت پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دوسرا سال شروع ھواتھا کہ مسلمانوں کو امن و امان اور سکون و اطمینان کی جھلکیاںدکھائی دینے لگیں تو اسی وجہ سے قریش کے بڑے بڑے لوگ جو سابق الاسلام ہونے کے علاوہ فضل و شرف اور مال ومنال کے اعتبارسے اعلیٰ حیثیت کے مالک تھے وہ آنحضر ت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں شہزادی سے شادی کی درخواست لے کر جاتے تھے

مگر آ نحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سب کونھایت خوبصورتی سے یہ کہہ کر وآپس لوٹا دیتے تھے < انی انتظر فیھا امر اللہ >اس بارے میں، مجھے حکم خدا کا انتظار ھے- اور آپ ان سے اس طرح آپنامنھ پھیر لیتے تھے کہ سامنے والے کویہ احساس ھوتا تھا کہ جیسے آپ اس سے ناراض ھوں کیونکہ شہزادی کی ھمسری کےلئے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نظر صرف حضرت علی(علیہ السلام) پر ہی تھی اور آپ یہی چاہتے تھے کہ وہی شادی کا پیغام لے کر آئیں-

بریدہ سے روایت ھے کہ جب ابوبکر جناب فاطمہ(سلام اللہ علیہا) سے شادی کا پیغام لے کر آئے تو

آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: <انها صغيرة و انی انتظر بها القضاء> وہ ابھی چھوٹی ہیں اور میں اس کے بارے میں ابھی الٰہی فیصلہ کا منتظر ہوںچنانچہ جب ان سے عمر کی ملاقات ہوئی توانھوں نے عمر کو اطلاع دی تو عمر نے کہا: تم کو واپس کردیا؟پھر عمر بھی اپنی درخواست لے کر پہنچے تو آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو بھی رد کردیا-

۳- حضرت علی(علیہ السلام) کا آپ سے پیغام شادی:

مولائے کائنات کے ذہن میں شہزادی دو عالم(علیہا السلام) کے ساتھ شادی کرنے کا خیال ضرور تھا مگر آپ کو اس دور کے مسلمانوں اور اپنی اقتصادی پر یشا نیوں اور فاقہ بھری زندگی کی فکر لا حق رہتی تھی، اسی لئے آپ شادی کا خیال چھوڑ کر اپنے اور مسلمانوں کے کاموں میں مصروف ہوجاتے تھے، اس وقت آپ کی عمر اکیس سال سے زیادہ ہوچکی تھی وہ وقت قریب آگیا تھا جب آپ جناب فا طمہ(علیہا السلام) سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوجائیں، ان کےلئے آپ کے علاوہ اور آپ کےلئے ان کے علاوہ کوئی کفو اور ہمسر نہیں تھا اور یہ ایسارشتہ تھا جس کو دھرایا نہیں جا سکتا تھا-

ایک دن جب حضرت علی(علیہ السلا م) اپنا کا م مکمل کرچکے تو اپنا ڈول اٹھایا اور اسے اپنے گھرلے جا کر اوپرلٹکا دیاپھرآپ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر پہنچ گئے،

اس وقت رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب ام سلمہ کے گھر پر تھے، ابھی آپ راستہ ہی میں تھے کہ خدا کی طرف سے ایک فرشتہ آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر یہ حکم لے کر نازل ہوا کہ ایک نور سے دوسرے نور،یعنی جناب فاطمہ(علیہا السلام) سے حضرت علی(علیہ السلام) کی شادی کردیں-

حضرت علی(علیہ السلام) نے دق الباب کیا جناب ام سلمہ نے دریافت کیا کو ن ھے؟تو رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا: اے ام سلمہ اٹھ کر دروازہ کھول دو اور انہیں اندر آنے کےلئے کھو یہ وہ شخص ھے جس سے اللہ اور اسکارسول محبت کرتے ہیں اور وہ ان دو نوں کو محبوب رکھتاھے- تو ام سلمہ نے کہا: میرے ماںباپ آپ پر قربان جائیں یہ کون ھے؟جس کو آپ نے ابھی دیکھابھی نہیں اور آپ اس کا تذکر ہ کرر ھے ہیں؟آپ نے فرمایا:<مه يا امّ سلمة فهذا رجل ليس بالخرق و لا بالنزق،هذا أخی و ابن عمّی وأحبّ الخلق الي>-

اے ام سلمہ! یہ میرا بھائی ابن عم، اور ساری مخلوقات میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ھے- ام سلمہ کہتی ہیں میں اتنی جلدی میں اٹھی کہ قریب تھا کہ میں گر پڑتی-

جب میں نے دروازہ کھولاتو علی بن طالب(علیہم السلام) کوسامنے پایا،انھوں نے رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ کر السلام علیک یا رسو ل اللہ ورحمتہ اللہ و برکاتہ کہا تو آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وعلیک السلام اے ابوالحسن، آؤبیٹھ جاؤ، تو حضرت علی(علیہ السلام) پیغمبر اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے بیٹھ گئے اور اس طرح زمین کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کوئی کام ھو، مگر شرم و حیا کی وجہ سے اسے نہیں کہہ پارھے ہیں،

اور وہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روبرو شرم و حیاء کی وجہ سے ایسے ھوگئے تھے کہ جیسے زمین میں گڑے جارھے ھوںاور پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی حضرت علی(علیہ السلام) کے دل کی کیفیت کا اندازہ ھوگیا تھا لہذا آپ نے ان سے کہا:

<یا أبا الحسن، انّی أری أنّک أتیت لحاجة، فقل حاجتک و ابدِ ما فی نفسک، فکلّ حاجة لک عندی مقضیة >-
اے علی(علیہ السلام) مجھے محسوس ہورہا کہ تم کسی کام سے آئے ہو، تمہیں جو کام ہو بیان کرو اور اسے ظاہر کرو، میرے نزدیک تمہاری ہر حاجت پوری ہوگی، توحضرت علی(علیہ السلام) نے کہا:<فداک أبی و اُمّی انّک أخذتنی عن عمّک أهی طالب و من فاطمة بنت أسد و أنا صبی، فغذّیتنی بغذائک، و أدّبتنی بأدبک، فکنتَ الي أفضل من أهی طالب و من فاطمة بنت أسد فی البرّ و الشفقة، و انّ اللّه تعالی هدانی بک و علٰی یدیک، انّک و اللّه ذخری و ذخیرتی فی الدنیا و الآخرة یا رسول اللّه فقد أحببت مع ما شدّ اللّه من عضدی بک أن یکون لی بیت وأن تکون لی زوجة أسکن الیها، و قد أتیتک خاطباً راغباً، أخطب الیک ابنتک فاطمة، فهل أنت مزوّجی یا رسول اللّه؟ >،میرے ماں بآپ آپ پرقر بان ہوں، آپ نے آپنے چچا جناب ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد سے اس وقت مجھے گود لیا تھاجب میں، بالکل بچہ تھا آپ نے مجھے آپنے ساتھ کھا نا کھلایا، آپنے ادب کی تعلیم دی، اور آپ میرے اوپر میرے والد جناب ابوطالب(علیہ السلام) اور والدہ جناب فاطمہ بنت اسد سے زیادہ شفیق و مہربان تھے، اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ اور آپ کے ہاتھوں پر ہدایت سے سرفراز فرمایا اور آپ ہی دنیا و آخرت میں میرا سرمایہ ہیں، اے اللہ کے رسول میں ایسی شخصیت کی ہمراہی چاہتاہوں جس سے میرے ہاتھ مضبوط ہوجائیں اور اس کے ساتھ میں آپنا گھر بساسکوں، ایسی زوجہ ہوجومیری مونس بن سکے، میں آپ کی خدمت میں اسی رشتہ کی غرض سے آیا ہوں اور میں آپ کی بیٹی فاطمہ(علیہا السلام) سے شادی کا پیغام لے کر حاضر ہواہوں،
یا رسول اللّه(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ میری شادی کےلئے تیار ہیں؟ تو خوشی ومسرت سے رسول اللّه کا چہرہ کھلِ اٹھا آپ جناب فاطمہ(علیہا السلام) کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا:
” انّ علیاً قدذکرکِ وهو من قد عرفت“
علی(علیہ السلام) نے تمہارا ذکر کیاھے اور تم توان کو پہچانتی ہی ہو،؟؟توجناب فاطمہ زہرا(علیہاالسلام) خاموش رہیں تو آپ نے فرمایا: <اللّه أکبر، سکوتها رضاها> اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ھے پھر آپ وھاں سے باھر آئے اور اسکے بعد ان کی شادی کردی-
جناب ام سلمہ کہتی ہیں میںنے دیکھاکہ رسول اللّه(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ خوشی و مسرت سے کھلِ گیا پھر آپ نے حضرت علی(علیہ السلام) کی طرف مسکر اکران سے کہا:<یا علي فهل معک شيء أزوّجک به؟>
اے علی تمہارے پاس کوئی چیزھے جس کے ذریعہ میں تمہاری شادی کردوں؟ تو حضرت علی(علیہ السلام) نے کہا:
”فقال علي:فداک أهی و اُمّی، و اللّه ما یخفٰی علیک من أمری شيء، أملک الاسیفی و درعی و ناضحی، و ما أملک شیئاً غیرهذا“
میرے ماں بآپ آپ پر قربان جائیں، میرے حالات آپ سے بالکل مخفی نہیں ہیں میرے پاس کل سرمایہ میری یہ تلوار، زرہ اور یہ ایک ڈول ھے اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ھے تو رسول اللّه نے فرمایا:<یا علي أمّا سیفک فلا غنٰی بک عنه، تجاهد فی سبیل اللّه، و تقاتل به أعداء اللّه، و ناضحک تنضح به علی نخلک و أهلک، و تحمل علیه رحلک فی سفرک و لکنی قد زوّجتک بالدرع و رضیت بها منک >
اے علی! تلوار کے بغیر تو تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں ھے اس سے تم راہ خدا میں جہاد کرتے ھو اور دشمنان خدا کو قتل کرتے ھو، اور ڈول سے کھجوروںکو سینچنے اور گھر والوں کےلئے پانی کھیچتے ھواور سفر میں اسے آپنی سواری (آپنے مرکب) پر آپنے ساتھ لے کرچلتے ھو،

لیکن میں زرہ کے بدلے تمھاری شادی کردیتا ھوں اور میں تم سے یہی قبول کرنے کےلئے تیارھوں <یا أبا الحسن، ا أبشّرک؟! >، اے علی(علیہ السلام) تمہیں مبارک ھو حضرت علی کہتے ہیمیں نے کہا:

<قال علي قلت:((نعم فداک ابی و امّی بشّرنی، فانّک لم تزل میمون النقیبة، مبارک الطائر، رشید الأمر، صلّی اللہ علیک >-

جی ھاں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ھوں، مجھے خوشخبری سنائیں کہ بیشک آپ ھمیشہ سے مبارک ہیں تو رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

فقال رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): <اُبشّرک یا علي فانّ اللہ -عزوجل - قد زوّجکها فی السماء من قبل أن أزوّجکها فی الأرض، و لقدهبط علي فی موضعی من قبل أن تأتي---ینی ملک من السماء فقال: یا محمد! انّ اللہ - عزوجل - اطلع الی الأرض اطلاعة فأختارک من خلقه فبعثک برسالته، ثم اطلع الی الأرض ثانیة فاختار لک منها أخاً و وزیراً و صاحباً و ختناً فزوّجه ابنتک فاطمة(سلام اللّه علیها)، و قد احتفلت بذلک ملائکة السماء، یا محمد! ان اللہ - عزوجل - أمرنی أن آمرک أن تزوّج علیّاً فی الأرض فاطمة، و تبشّرهما بغلامین زکیین نجیبین طاهرین خیبرین فاضلین فی الدنیا و الآخرة، یا علي! فو اللہ ما عرج الملک من عندی حتٰی دققتَ الباب >-

اے علی(علیہ السلام)! میں تمہیں یہ خوشخبری دیتاھوں کہ اس سے پہلے کہ میں زمین پر فاطمہ(علیہم السلام) کا نکاح تم سے کرتا خداوندعالم نے آسمان پر ان کا نکاح تمھارے ساتھ کردیا ھے اور تمھارے یھاں پهنچنے سے پہلے اس جگہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ھو اتھا اور اس نے یہ کھاھے: اے محمد! اللہ تعالی نے زمین کے اوپر ایک نظر کی تو تمام مخلوقات کے درمیان سے آپ کو منتخب فرمایا اور پھر آپ کو آپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا، اس نے زمین پر دوبارہ نظر کی تو آپ کےلئے بھائی، وزیر اور ساتھی کو منتخب فرمایا ھے لہذا آپ ساتھ آپنی بیٹی فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی کردیں، اس کی وجہ سے ملائکہ نے جشن منایا ھے،

اے محمد! اللہ تعالیٰ عزّوجل نے مجھے یہ حکم دیاھے کہ میں آپ کو یہ حکم دوں کہ آپ زمین پر علی(علیہ السلام) سے فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی کردیں اور ان دونوں کو زکی، نجیب، طاھر نیک اور دنیا و آخرت میں صاحب فضیلت دو بیٹوں کی مبارک بادبھی پیش کردیں، اے علی! خدا کی قسم وہ فرشتہ ابھی میرے پاس سے وآپس نہیں جانے پایاتھا کہ تم نے میرا دروازہ کھٹکھٹادیا

۴- آسمان سے آپ(علیہم السلام) کی شادی کا حکم:

ابن ابی الحدید کا بیان ھے: پیغمبراکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جناب فاطمہ(علیہا السلام) کے ساتھ حضرت علی(علیہ السلام) کی شادی نہیں کی مگر یہ کہ اس سے پہلے اللہ تعالی نے آسمان پر فرشتوں کے درمیان ان کی شادی کردی جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ھے: جب رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جناب فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی حضرت علی(علیہ السلام) سے کی تھی، تو اس سے پہلے ہی خداوندعالم نے عرش کے اوپر ان کی شادی کردی تھی-

امام محمد باقر(علیہم السلام) نے فرمایاھے:قال:رسول اللہ(ص)<انّماأنا بشر مثلکم، أتزوج فیکم وأزوّجکم الّا فاطمة،فانّ تزویجها نزل من السماء >؛ رسول اللہ نے فرمایا: میں تمھاری طرح ایک بشرھوں تمھارے درمیان اور تم سے شادی کرتاھوں، البتہ فاطمہ(علیہا السلام) کے علاوہ کیونکہ ان کی شادی(کا حکم) آسمان سے نازل ھوا

ھے۔

۵- خطبہٴ عقد:

انس کا بیان ھے: میں نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس بیٹھا ھواتھا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہونے لگی جب آپ کو افاقہ ھوا تو آپ نے فرمایا:

<یا اٴنس! تدری ما جاء نی به جبر ئیل من صاحب العرش؟ انّ اللّٰہ تعالی اٴمر نی اٴن اٴزوج فاطمة علیّا انطلق فادع لی المهاجرین والاٴ نصار

اے انس! کیا تمھیں معلوم ھے کہ صاحب عرش کی طرف سے جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لے کر آئے تھے؟۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کارسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: اللھتعالی نے مجھے یہ حکم دیاھے کہ فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی علی(علیہ السلام) سے کردوں، جاؤ اورمیرے پاس مہاجرین و انصار کوبلالاؤ،انس کہتے ہیں: میں ان کو بلا لا یا جب سب لو گ آپنی آپنی جگہ آرام سے بیٹھ گئے تو نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا: <الحمد لله المحمود بنعمته، المعبود بقدرته، المطاع بسلطانه، المرغوب الیه فیما عنده،المرهوب عذابه، النافذ اٴمره فی اٴرضه وسمائه، الذی خلق الخلق بقدرته، ومیّزهم باٴحکامه، واٴعزّهم بدینه، واٴکرمهم بنبیّه محمد، ثم انّ اللّٰہ تعالی جعل المصاهرة نسباً وصهراً، فاٴمراللّٰہ یجری ا لی قضائه، وقضاؤه یجری الی قدره فلکلّ قدر اٴجل ولکل اٴجل کتاب((یمحواللّٰہ مایشاء ویثبت وعنده اُمّ الکتاب)) ثمّ انّ اللّٰہ اٴمرنی اٴن اٴزوّج فاطمة بعلي، فاُشهدکم اٴنّی قد زوّجته علٰی اٴربعمائة مثقال من فضة ان رضی بذلک علي >؛حمد ھے اس اللہ کےلئے جو آپنی نعمت کی بناپر محمود ھے، آپنی قدرت کی بناپر معبود، آپنے تسلط کی وجہ سے مورداطاعت،جو کچھ اس کے پاس ھے قابل رغبت ھے،اس کا حکم اس کی زمین اور اس کے آسمان پر نافذ ھے، اس نے مخلوقات کو آپنی قدرت سے خلق فرمایا، آپنے احکام کے ذریعہ ان کے درمیان امتیاز پیدا کیا، آپنے دین کے ذریعہ انھیں عزت بخشی، آپنے نبی محمد کے ذریعہ انھیں شرف بخشا، پھر خداوندعالم نے ایک دوسرے سے شادی بیاہ کو نسب اوردامادی(رشتہ داری) کا وسیلہ قرار دیا تو خداوندعالم کا حکم اس کی قضا تک جاری رہتاھے اور اس کی قضا اس کی قدر(تقدیر) تک باقی رہتی ھے، چنانچہ ھر تقدیر کی ایک مدت ھے اور ھر مدت کےلئے ایک کتاب ھے اللہ جسے چاہتاھے محو کردیتاھے یا باقی رکھتاھے اور اس کے پاس ام الکتاب(اصل کتاب) ھے، چنانچہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیاھے

کہ میں فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی علی(علیہ السلام) سے کردوں، آپ لوگ گواہ رہئے گا کہ میں نے ان کی شادی چارسو مثقال چاندی کے عوض کردی ھے اگر علی اس پر راضی ھوں؟

اس وقت حضرت علی(علیہ السلام) وھاں موجود نہیں تھے ان کوپیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کسی کام سے بھیج ر کھا تھا پھر رسول اللّٰہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک طبق(سینی) منگوائی جس میں نآپختہ کھجوریں تھیں اور اسے ھمارے سامنے رکھ دیا پھر فرمایا: نوش فرما ئیں ابھی ھم انھیں اٹھا ہی رھے تھے کہ اتنے میںحضرت علی(علیہ السلام) آگئے تو رسول اللّٰہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسکرائے اور فرمایا:

<يا علي! انّ الله اٴمر نی اٴن اٴزوّجک فاطمة، فقد زوّجتکها علٰی اٴر بعمائة مثقال فضة ان رضيت>
”اے علی(علیہ السلام)!اللہ تعالی نے مجھے تمھارے ساتھ فاطمہ(علیہا السلام) کی شادی کرنے کا حکم دیا ھے اور میں نے چارسو مثقال چاندی کے مہر پر ان سے تمھاری شادی کردی ھے تم اس سے راضی ھو حضرت علی(علیہ السلام) نے کہا: ”قد رضیت رسول اللّٰہ““اے اللہ کے رسول میں راضی ھوں،، پھر حضرت علی(علیہ السلام) سجدہ میں گر پڑے اور اللّٰہ تعالی کا شکر ادا کیا اور یہ کہا:<الحمد لله الذی حبّبنی الٰی خیر البریة محمد رسول اللّٰہ>
حمد ھے اس اللھکےلئے جس نے مجھے خیر البریہ اور رسول خدا حضرت محمد مصطفی کا محبوب قرار دیا، پھر رسول اللّٰہ نے فرمایا:<بارک اللّٰہ علیکما، وبارک فیکما واٴسعدکما، واٴخرج منکما الکثیر الطیب >- اللّٰہ تعالی تم دونوںکو برکت عطا کرے اور تمہیں سعید قرار دے اور تم سے کثیر اور پاک و پاکیزہ نسل جاری فرمائے-
انس کہتے ہیں: خدا کی قسم کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں سے کثیر اور پاکیزہ نسل جاری فرمائی-

٦-آپ(علیہہ السلام) کا مہر اور جہیز

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عثمان کو چار سو درھم میں آپنی ذرہ فروخت کی اور مہر کی پوری رقم جو چار سوسیاہ درھموں پر مشتمل تھی لاکر رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی خدمت میں پیش کردی(البتہ بحار الانوار کی روایت کے مطابق یہ رقم پانچ سو درھم تھی-
مترجم)رسول اکرم(علیہ السلام) نے آپ سے یہ رقم لے کر آپنے بعض اصحاب اور ازواج کو دے دی تاکہ وہ اس سے اس نئے گھر کےلئے ضرورت کا سامان خرید لائیں، چنانچہ جو مختصر سا جہیز تیار ھوا اس کی تفصیل یہ ھے-

١-سفید پیراھن سات درھم کا،٢-ایک چادر چار درھم کی، ٣- ایک خیبری سیاہ حلّہ،٤- ایک تخت کناروں والا،٥-دو عدد توشک مصری کپڑے کے،ایک کے چاشے کھال کی اور دوسرے کے اون کے تھے، ٦-طائف کے چمڑے کے چار تکیے جن کے حاشیے ادخر کے تھے، ٧-اونی پردہ، ٨-ایک چٹائی، ٩-ہاتھ کی چکی، ١٠-چمڑے کا پیالہ،١١- کپڑے دہونے کا برتن، ١٢-کاسہٴ شیر،١٣-پانی رکھنے کا ٹب، ١٤- ایک افتابہ(لوٹا)، ١٥-سبز رنگ کا مٹکا، ١٦-دو مٹی کے پیالے،١٧-چمڑے کا مصلّا،١٨-ایک عبا قطرانی، ١٩- پانی کی مشک-
ان لوگوں کا بیان ھے:ھم جہیز کا سب سامان لے کر آئے تو اسے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے رکھ دیا، جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ رو دئے اور آپ کے آنسو جاری ھوگئے پھر آپ نے آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا فرمائی ” اللّھم بارک لقوم جل آنیتھم الخزف“
” بار الٰھا!اس قوم کےلئے برکت عطا فرما جن کے اکثر برتن مٹی کے ہیں “-
ادھر حضرت علی علیہ السلام نے آپنا گھردرست کیا، کمرے کے اندر باریک ریت کا فرش بنایا کپڑے لٹکانے کےلئے ایک دیوار سے دوسری دیوار کے درمیان ایک باریک سی لکڑی نصب کردی اور زمین پر ایک گوسفند کی کھال نیز کھجور کی چھال سے بھرا ھوا ایک توشک بچھا دیا-
ابن یزید مدنی سے منقول ھے کہ جب حضرت علی(علیہ السلام) سے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی ہوئی تو اس وقت آپ کے پاس ریت کا فرش، ایک تکیہ، ایک ڈول اور ایک کوزہ تھا-

۷-شادی اور ولیمہ کی تیاری

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ومکثت بعد ذالک شہراً لا اُعاود رسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم)فی فاطمة بشيء استحیاءً من رسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم) غیر ا‌ٴنّی کنت اذا خلوت برسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم) یقول لی:((یاعلی ما ا‌ٴحسن زوجتک وا‌ٴجلها ا‌ٴبشر یاعلي فقد زوّجتک سیّدة نساء العالمین)) فقال علي(علیهم السلام):((فلمّا کان بعد شهر دخل علي ا‌ٴخی عقیل فقال: یا ا‌ٴخی ما فرحت بشيء کفرحی بتزوجک فاطمة بنت محمد(صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم)،یاا‌ٴخی فما بالک لا تسا‌ٴل رسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم) یدخل ها علیک؟ فتقرّ عینا باجتماع شملکما“شرم و حیا کی وجہ سے ایک مہینہ تک میں رسول اللہ سے فاطمہ(س) کے بارے میں کوئی بات نہ کرسکا، البتہ جب کبھی میں رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس تنہا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے یہ فرماتے تھے: اے علی! تمہیں مبارک ہو، میں نے عالمین کی عورتوں کی سردار خاتون سے تمھاری شادی کی ھے- پھر اس کے بعد حضرت علی(علیہ السلام) کہتے ہیں: جب ایک مہینہ گذر گیا تو میرے بڑے بھائی جناب عقیل میرے پاس آئے اور کھنے لگے اے بھائی مجھے کسی بات کی اتنی خوشی نہیں ھے جتنی فاطمہ(س) سے تمھاری شادی کی خوشی ھے-

اے بھائی تم رسول اللہ سے ان کی رخصتی کی بات کیوں نہیں کرتے ہو؟تاکہ تمھاری شادی خانہ آبادی سے ھماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈک نصیب ھوسکے “-

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”و اللّٰہ یا ا‌ٴخی انّی لاُحبّ ذلک وما یمنعنی من مسا‌ٴلته الاّ الحیاء منه “خدا کی قسم!اے بھائی میں بھی یہی چاہتا ھوں لیکن میرے لئے حیاء مانع ھے “ تو انھوں نے کھا تمہیں قسم ھے تم ابھی میرے ساتھ چلو جب ھم اٹھ کر رسول اللہ صلی علیہ اللہ و آلہ وسلم کی خدمت میجانے لگے تو راستہ میں ام ایمن(رسول اللہ کی کنیز)سے ملاقات ہوگئی، ھم نے ان سے اس کا تذکرہ کیا، وہ بولیں آپ لوگ رھنے دیں،

اور اسے ھمارے اوپر چھوڑ دیں ھم خود رسول اللہ سے بات کرلیں گے، کیونکہ ان معاملات میں عورتوں کی باتوں کا مردوں کے دل پر زیادہ اچھا اثر ھوتا ھے-

وہ وہیں سے وآپس لوٹ گئیں اور جناب ام سلمہ کے پاس پھنچیں اور انھیں باخبر کیا اور دوسری ازواج کو بھی مطلع کردیا- چنانچہ وہ سب رسول اللہ کے پاس جمع ہوگئیں اور آپ کی طرف امید بھری نگاہیں ڈالیں- چونکہ عام طور سے(ام المومنین)ام سلمہ ہی بات کیا کرتی تھیں- انھوں نے سب کی ترجمانی کرتے ھوئے عرض کی ھمارے ماں باپ آپ پر قربان، اے اللہ کے رسول ھم اس وقت آپ کی خدمت میں ایسے کام کےلئے حاضر ہوئی ہیں کہ اگر اس وقت خدیجہ زندہ ھوتیں تو اس سے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ھوتی، جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ھم نے جناب خدیجہ کا نام لیا تو رسول اللہ کی انکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپ نے فرمایا:

”خدیجة وا‌ٴین مثل خدیجة؟ صدقتنی حینما کذّبنی الناس ووازرتنی علٰی دین اللّٰہ وا‌ٴعانتنی علیه بمالها “-

خدیجہ؟ خدیجہ کے برابر کون ھوسکتا ھے؟ انھوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رھے تھے اور انھوں نے دین خدا میں میرا بوجھ بٹایا اور آپنے مال سے اس کےلئے میری مدد کی-

ام سلمہ کہتی ہیں: ہم نے عرض کی ھمارے ماں باپ آپ پر قربان ھوآپ خدیجہ کا جس طرح تذکرہ کرتے ہیں واقعاً وہ ایسی ہی تھیں، بھر حال اب وہ اللہ کو پیاری ہوچکی ہیں،

خدا اسے ان کےلئے مبارک قرار دے اور ھمیں ان کے ساتھ آپنی جنت میں آپنی رضوان(مرضی)اور رحمت کے زیر سایہ ایک ساتھ جمع کرے، دین میں آپ کے بھائی، خاندانی اعتبار سے آپ کے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب(علیہ السلام)کی یہ خواھش ھے کہ وہ فاطمہ زھر(س) اکو رخصت کرکے آپنے گھر لے جائیں تاکہ ان کے ساتھ مل کر آپنا گھر بسا سکیں تو آپ نے فرمایا: "یاام سلمة فما بال عليّ لا یسا ٔلنی ذلک؟" اے ام سلمہ کیا وجہ ھے کہ علی(علیہ السلام) نے مجھ سے یہ تذکرہ نہیں کیا؟

تو میں نے عرض کی: اے رسول اللہ! انہیں آپ سے حیاء آتی ھے ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے کہا: علی(علیہ السلام) کے پاس جاوٴ اور ان کو میرے پاس بلاکر لاوٴ میں رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے پاس سے باھر آئی تو جیسے علی(علیہ السلام) میرا انتظار کر رھے تھے تاکہ وہ مجھ سے رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کا جواب معلوم کرسکیں، جب انھوں نے دیکھا تو پوچھا: اے ام ایمن بالآخر کیا ھوا؟ میں نے کہا، رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چلو! حضرت علی(علیہ السلام) کہتے ہیں: "فدخلت وقمن ا ٔزواجہ فدخلن البیت وجلست بین یدیہ مطرقاً نحوالا ٔرض حیاءً منہ" فقال(صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم)" ا ٔتحبّ ا ٔن تدخل علیک زوجتک؟ فقلت وا ٔنا مطرق: نعم،فداک ا ٔھی وامّی "جب میں رسول اللہ کے پاس پھنچا تو ازواج اٹھ کر حجرے میں چلی گئیں اور میں شرم و حیا میں ڈوبا ھوا اور زمین پر نظریں جمائے آپ کے سامنے جاکر بیٹھ گیا، آپ نے کھا کیا تم آپنی شریکہ ٴ حیات کو آپنے گھر رخصت کرکے لے جانا چاہتے ھو، میں نے زمین پر نگاہیں جمائے ھوئے کہا " جی ھاں، میرے ماں باپ آپ پر قربان "

آپ نے فرمایا:"نعم و کرامة، یا علي، ا ٔدخلھا علیک فی لیلتنا ھذہ ا ٔو فی لیلة غد ان شاء اللّٰہ "" ھاں کیا بہتر، اے علی آج رات یا کل رات انہیں رخصت کر کے آپنے گھر لے جانا انشاء اللہ " پھر رسول اللہ آپنی ازواج کی طرف متوجہ ھوئے اور ان سے فرمایا وھاں کون ھے؟ تو ام سلمہ بولیں میں ام سلمہ، اور یہ زینب اور فلاں فلاں ہیں،

تو آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:"ھیئوا لابنتی و ابن عمی فی حجری بیتاً " میری بیٹی اور میرے ابن عم کےلئے میرے برابر میں ایک حجرہ میں انتظام کرو تو ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ یعنی آپ کے حجرہ میں؟ آپ نے فرمایا:تم آپنے حجرہ میں، اور آپنی ازواج کو حکم دیا کہ فاطمہ(س) کی شان کے مطابق ان کی زینت کریں-

ام سلمہ کہتی ہیں کہ میںنے فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا کیا تمھارے پاس آپنے لئے کوئی عطر وغیرہ ھے؟ انھوں نے جواب دیا: ھاں، پھر وہ ایک شیشی لے کر آئیں اور اس سے کچھ میری ہتھیلی پر چھڑک دیا جب میں نے اسے سونگھا تو، میں نے کبھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی تھی، میں نے کہا یہ کیا ھے؟ انھوں نے جواب دیا: "کان دحیة الکلھی یدخل علی رسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم)فیقول لی(صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم): یا فاطمة ھات الوسادة فاطرحیھا لعمّک، فا ٔطرح لہ الوسادة فیجلس علیھا، فاذا نھض سقط من بین ثیابہ شيء فیا ٔمرنی بجمعہ(فسا ٔل علي(علیھم السلام) رسول اللّٰہ(صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) عن ذلک فقال(صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم): ھو عنبر یسقط من ا ٔجنحة جبرئیل"- جب دحیہ ٴ کلبی رسول اللہ کی خدمت میں آتے تھے تو آپ فرماتے تھے اے فاطمہ(علیھاالسلام) آپنے چچا کےلئے تکیہ لے آوٴ، اور ان کےلئے تکیہ لگادو تاکہ وہ اس پر بیٹھ جائیں، جب وہ اٹھ کر جاتے تھے تو ان کے کپڑوں سے کچھ ذرات جھڑ جاتے تھے، تو

آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے اس کو اکٹھا کرنے کےلئے کہتے تھے،(ایک دن حضرت علی(علیہ السلام) نے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ عنبر ھے جو جبرئیل کے پروں سے گرتا تھا)

رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "یا علی، لا بدّ للعرس من ولیمة"اے علی(علیہ السلام) شادی کا ولیمہ ضروری ھے-
تو سعد بولے، میرے پاس ایک دنبہ ھے، کچھ انصار نے چند کلو مکئی کا آٹا اکٹھا کرلیااور رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ نے ام سلمہ کے پاس جو دس درھم رکھوا رکھے تھے وہ ان سے لے کر مجھے دیتے ھوئے یہ فرمایا:"اشتر سمناً و تمراً و اقطاً "
اس کا گھی، کھجور، اور مکھن خرید لاوٴ، میں خرید کر لایا اور رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے پیش کردیا آپ نے آپنی آستینیں الٹیں اور پوست کا ایک دسترخوان منگایا اور کھجوروں کو توڑ توڑ کراسے گھی اور مکھن کے ساتھ ملا کر رگڑنا شروع کردیا جس سے حیس نامی غذا تیار ہوگئی پھر آپ() نے کھا:"یا علی اُدعُ من أحببت" " تم جسے بلانا چاہتے ھو اسے دعوت دیدو"-
میں مسجد میں پھنچا مسجد صحابہ سے چھلک رہی تھی، مجھے اس بات میں شرم محسوس ہوئی کہ بعض لوگوں کو دعوت دوں اور دوسروں کو چھوڑ دوں، بالآخر میں وھاں موجود بلندی پر چڑھ گیا اور میں نے بلند آواز میں یہ اعلان کردیا آپ حضرات؛ فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ولیمہ کےلئے تشریف لے چلیں، چنانچہ لوگ ٹولیوں کی شکل میں اُدھر چل پڑے، تو مجھے لوگوں کی کثرت اور کھانے کی قلت کی وجہ سے شرم آنے لگی، رسول اللہ کو میری پریشانی کا اندازہ ھوگیا، تو آپ نے فرمایا:"یا علیّ انّی سأدعوالله بالبرکة، فجلّل السفرة بمندیل، و قال: أدخل علیّ عشرة بعد عشرة ففعلت، و جعلوا یأکلون و یخرجون لا ینقص الطعام"- اے علی(علیہ السلام)!میں ابھی اللہ تعالی سے برکت کی دعا کروں گا پھر آپ نے ایک بڑا رومال بچھا کر دسترخوان لگا دیا اور کھا، تم میرے پاس دس دس آدمیوں کو بھیجتے رھنا، چنانچہ میں ایسا ہی کرتا رھا اور وہ لوگ کھاتے رھے اور باھر نکلتے رھے مگر کھانا کم نہیں پڑا، اور نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خود آپنے ہاتھ سے کھانا اتار اتار کر دے رھے تھے
اور حضرت عباس، حضرت حمزہ اور حضرت علی(علیہ السلام) اور حضرت عقیل مھمانوں کا استقبال کر رھے تھے، حضرت علی(علیہ السلام) کا بیان ھے:"فأکل القوم عن آخرهم طعامی و شربوا شراهی، و دعوا لی بالبرکة و صدروا و هم أکثر من أربعة آلاف رجل "-تمام کے تمام لوگوں نے کھانا کھالیااور دودھ پی لیا اور میرے لئے برکت کی دعا کرتے ھوئے رخصت ھوگئے ان کی تعداد چار ہزار سے زیادہ تھی-
پھر رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بڑے پیالے منگوائے اور انھیں بھر کر ازواج کے حجروں میں بھیج دیا اور پھر ایک پیالہ لے کر اس میں کھانا رکھ دیا اور فرمایا:"هذه لفاطمة و بعلها"- " یہ فاطمہ اور ان کے شوہر کےلئے ھے "

۸- شب عروسی کے تقریبات

جب سورج ڈوبنے لگا تو رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:" یا امّ سلمة هلمّی فاطمة" اے ام سلمہ

فاطمہ کو حاضر کرو، وہ گئیں اور انہیں لے کر آئیں آپ کی ردا زمین پر خط دے رہی تھی اور آپ رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ سے شرم و حیاء کی بنا پر پسینہ میں غرق تھیں جس سے آپ کا پیر لڑکھڑا گیا تو رسول اللہ نے فرمایا:”أقالک اللہ العثرة فی الدنیا و الآخرة “ خداوندعالم دنیا و آخرت میں تمہیں ہر لغزش سے محفوظ رکھے- جب آپ آنحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے آکر کھڑی ہوئیں تو انھوں نے آپ کے رخ انور سے ردا ہٹادی یہاں تک کہ حضرت علی(علیہ السلام) نے اس کا مشاھدہ کرلیا- نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انصار و مہاجرین اور جناب عبد المطلب کے گھروں کی عورتوں کو یہ حکم دیا کے وہ فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ چلیں، اور خوشی منائیں(اشعار)ترانے پڑہیں اور حمد و تکبیر کہتی رہیں اور کوئی ایسی بات منھ سے نہ نکالیں جس سے خدا راضی نہ ھو جناب جابر کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ان کو شھبا(آپنے ناقہ یا خچر)پر سوار کیا جناب سلمان اس کی مہار یا لگام تھامے ہوئے تھے ستر ہزار حوریں آپ کا حلقہ کئے ہوئے تھیں اور پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حمزہ، عقیل، جعفر اور بنی ہاشم ان کے پیچھے آپنی تلواریں نکالے ہوئے چل رھے تھے اور ازواج نبی آگے آگے اشعار پڑھتی جارہی تھیں-

عورتیں ھر رجز(ترانہ) کے پہلے شعر کو ترنم کے ساتھ پڑھتی تھیں اور اس کے آخر میں تکبیر کہتی تھیں بالآخر وہ سب گھر کے اندر پھونچ گئیں پھر رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مولائے کائنات(علیہم السلام) کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بلایا اور پھر جناب فاطمہ(علیہم السلام) کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کراسے حضرت علی(علیہ السلام) کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا: ”بارک اللّٰہ فی ابنة رسول اللّٰہ، یا علی نعم الزوج فاطمة، و یا فاطمة نِعم البعل علي“اے علی(علیہ السلام)!اللہ تمہیںرسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی بیٹی مبارک کرے اے علی(علیہ السلام)!فاطمہ(علیہا السلام) بہترین ہیوی ہیں اور اے فاطمہ(علیہم السلام)! علی(علیہ السلام) بہترین شوہر ہیں-

پھر فرمایا:”یا علي ھذہ فاطمة ودیعة اللّٰہ و ودیعة رسولہ عندک، فاحفظ اللّٰہ و احفظنی فی ودیعتی“اے علی(علیہ السلام)! یہ فاطمہ(علیہم السلام) تمھارے پاس اللہ اور اس کے رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امانت ھے لہٰذا میری امانت میں اللہ اور میرا خیال رکھنا(حفاظت کرنا) شجرہ طوبی ۲۵۴-

پھر آپ نے یہ دعا فرمائی: ”اللّٰھم اجمع شملھما، و ا‌ٴلِّف بین قلبیھما، و اجعلھما و ذریتھما من ورثة جنة النعیم، و ارزقھما ذریة طاھرة طیبة مبارکة، واجعل فی ذرّیتھما البرکة، و اجعلھم ا‌ٴئمة یھدون با‌ٴمرک الی طاعتک و یا‌ٴمرون بما رضیت “ بار الٰھا!ان دونوں کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان دونوں کو اوران کی نسل کو جنت نعیم کے وارثین میں قرار دے اور انہیں طیب و طاھر اور مبارک نسل عطا فرما- ان کی نسل میں برکت عنایت فرما اور انہیں ایسا امام قرار دینا جو تیرے حکم کے مطابق تیری طرف ھدایت دینے والے ھوں-

پھر آپ نے فرمایا: اب تم لوگ آپنے حجرے میں جاوٴ اور جب تک میں نہ آجاوٴں میرا انتظار کرتے رھنا-

حضرت علی(علیہ السلام) کہتے ہیں: ”فا‌ٴخذت بید فاطمة و انطلقت بھا حتی جلست فی جانب الصفة و جلست فی جانبھا و ھی مطرقة الی الا‌ٴرض حیاءً منّی و ا‌ٴنا مطرق الی الا‌ٴرض حیاءً منھا“میں فاطمہ(علیہا السلام) کا ہاتھ پکڑ کر انہیں لے کر چلا یہاں تک کہ وہ حجرہ کے ایک گوشے میں بیٹھ گئیں اور میں دوسرے گوشے میں بیٹھ گیا وہ مجھ سے شرم کی وجہ سے زمین پر نگاہیںگاڑے ہوئے تھیں اور میں ان سے شرم و حیاء کی وجہ سے زمین کی طرف دیکھ رہا تھا-ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ اندر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں چراغ تھا آپ نے اسے کمرہ کے ایک گوشہ میں رکھ دیا پھر فرمایا:”یا علي خذ فی ذلک القعب ماءً من

تلک الشکوة، ففعلت ثم اٴتیته به فتفل فیه تفلات، ثم ناولنی القعب و قال: اشرب منه، فشربت ثم رددته الی رسول اللّٰه(صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) فناوله فاطمة و قال: اشربی حبیبتی فشربت منه، ثلاث جرعات ثم ردّته الیه، فاٴخذ ما بقی من الماء فنضحه علی صدری و صدرها و قال: انّما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اٴهل البیت و یطهّرکم تطهیراً، ثم رفع یدیه و قال: یا ربّ انّک لم تبعث نبیاً الّا و قد جعلت له عترة، اللهمّ فاجعل عترتی الهادیة من علي و فاطمة ، ثم خرج من عندهما فاٴخذ بعضادتی الباب و قال: طهّرکما اللّٰه و طهّر نسلکما، اٴنا سلم لمن سالمکم و حرب لمن حاربکم، اٴستودعکما اللّٰه و اٴستخلفه علیکما“” اے علی(علیہ السلام)! اُس مٹکے سے اِس پیالے میں پانی لے آوٴ،میں گیا اور پانی لاکر آپ کودے دیا آپ نے اس میں چند بار آپنا لعاب دھن ملایا اور فرمایا اس کو پیو تو میں نے پی کر اسے رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کو وآپس کردیا پھر آپ نے اسے فاطمہ(س) کے حوالہ کرتے ھوئے کہا اے میری پیاری بیٹی تم بھی پی لو، چنانچہ انھوں نے اس میں سے تین گھونٹ پی کر آنحضرت کوپیالہ وآپس کردیا آپ نے باقی پانی لے کر کچھ میرے سینہ کے اوپر چھڑ کا اور کچھ فاطمہ(علیہا السلام) کے سینہ پر چھڑک دیا اور فرمایا: بیشک اے اہل بیت!(علیہم السلام) اللہ کا ارادہ یہ ھے کہ تم سے ھر رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک و پاکیزہ رکھے،

پھر آپ نے آپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: بار الٰھا! تو نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس کےلئے عترت قرار دی ھے لہٰذا بارالٰھا: میری عترت جو ھدایت دھندہ ھے اسے علی(علیہ السلام) و فاطمہ(علیہا السلام) کی نسل سے قرار دینا پھر آپ ان کے پاس سے باھر تشریف لے آئے اور انھیں یہ دعا دی:اللہ تم دونوں اور تمھاری نسل کو پاک و پاکیزہ قرار دے، جو تم سے مسالمت رکھے میں اس کےلئے سرآپا سلامتی اور جو تم سے جنگ کرے اس کےلئے سرآپا جنگ ھوں میں تم دونوں کو اللہ تعالی کے حوالہ کرتا ھوں اور اسی کو تمھارا سرپرست قرار دیتا ھوں“-

پھر آپ نے دروازہ بند کردیا اور عورتوں کو بھی حکم دیا تو وہ سب بھی باھر نکل گئیں-

جب آپ باھر نکلنے لگے تو آپ کی نظر ایک خاتون پر پڑی، آپ نے ان سے پوچھاتم کون ھو؟ انھوں نے عرض کی: اسماء آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمھیں باھر نکلنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ اسماء بولیں جی ھاں یا رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ میرے ماں بآپ آپ پر قربان:میں آپ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن میں نے خدیجہ سے ایک عھد کیا تھا کہ جب خدیجہ کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو وہ رونے لگیں، میں نے ان سے کہا، آپ کیوں رو رہی ہیں جب کہ آپ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں؟ آپ تو نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زوجہ ہیں اور انھوں نے آپنی زبان مبارک سے آپ کو جنت کی بشارت دی ھے؟

انھوں نے کھامیں اس لئے نہیں رو رہی ھوں: بلکہ شادی کی رات ھر دلھن کو ایک عورت کی مدد کی ضرورت ھوتی ھے تاکہ وہ اس سے آپنے راز بیان کرسکے اور آپنے ضروری کاموں میں اس سے مددلے سکے جب کہ فاطمہ(س) ابھی کمسن اور بچی ھے، مجھے اس بات کا خوف لاحق ھے کہ کھیں کوئی اُس وقت ان کی ذمہ داری آپنے اوپر قبول کرنے والا نہ ھو-

تو میں نے کہا تھا: میں آپ کے سامنے خدا سے یہ عھد کرتی ھوں کہ اگر میں اس وقت تک باقی رہی تو آپ کی طرف سے یہ ذمہ داری ادا کروں گی، یہ سن کر رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ رودئے اور فرمایا ” اللہ کی قسم! کیا تم اسی لئے رکی ھو؟ “ میں نے عرض کی:جی ھاں:خدا کی قسم، تو آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے لئے دعا فرمائی-

۹- عروسی کی صبح پیغمبراکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ملاقات

صبح عروسی، پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہاتھ میں دودھ کا ایک پیالہ لئے ہوئے جناب فاطمہ(علیہا السلام) کے پاس پہنچے اور آپ سے فرمایا:"اشرهی فداک ا ٔبوک" " ثم قال لعلی(علیہ السلام):"اشرب فداک ابن عمّک"-"کیف وجدت اٴهلک؟ قال: نعم العون علی طاعة الله "- وساٴل فاطمة فقالت: "خیر بعل"- اسے پی لو تم پر تمہاراآپ قربان ہو، پھر حضرت علی(علیہ السلام) سے فرمایا نوش فرماوٴ تم پر تمہارا ابن عم قربان ہو- پھر حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا: تم نے آپنی بیوی کو کیسا پایا؟ تو آپ نے کہا: اطاعت الٰہی میں بہترین مددگار" اور جب جناب فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال فرمایا: تو آپ نے کہا بہترین شوہر -

حضرت علی علیہ السلام کہتے ہیں: "ومکث رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم)بعد ذلک ثلاثاً لا یدخل علینا، فلمّا کان فی صبیحة الیوم الرابع جاء نا(صلی الله علیه وآله وسلم) لیدخل علینا---" اس کے بعد تین دن تک رسول اللہ ھمارے یہاں تشریف نہیں لائے بلکہ چوتھے دن صبح ھمارے پاس آئے- --جب آپ ان دونوں کے پاس تشریف لےگئے تو آپ نے حضرت علی(علیہ السلام) سے باھر جانے کےلئے کہا اور آپنی بیٹی جناب فاطمہ(علیہا السلام) سے تنہائی میں یہ پوچھا:"کیف اٴنت یا بُنیة؟و کیف راٴیت زوجکِ؟ اے بیٹی! تمہارا مزاج کیسا ھے؟ اور تم نے آپنے شوہر کو کیسا پایا؟

آپ نے عرض کی:"یا اٴبه خیر زوج، الاّ اٴنّه دخل علي نساء من قریش و قلن لی زوّجکِ رسول الله من فقیر لا مال له" اے بابا!یقینا بہترین شوہر ہیں البتہ میرے پاس قریش کی کچھ عورتیں آئی تھیں

اور مجھ سے یہ کہہ رہی تھیں کہ رسول اللہ نے تمھاری شادی ایک فقیر کے ساتھ کردی ھے جس کے پاس کسی طرح کی دولت نہیں ھے، تو آنحضرت نے فرمایا:"یا بنیة ما اٴبوک و لا بعلُک بفقیر، و لقد عرضت علي خزائن الاٴرض، فاخترت ما عند ربی، والله یا بنیة ما اٴلوتک نصحاً اٴنّ زوّجتک اقدمهم سلماً واٴکثرهم علماً و اٴعظمهم حلماً""یا بنیة انّ الله -عزوجل - اطلع الی الاٴرض فاختار من اٴهلها رجلین فجعل اٴحدهما اٴباک و الآخر بعلک، یا بنیة نِعم الزوج زوجک، لا تعصی له اٴمراً "-

اے بیٹی نہ تمہارا بابا فقیر ھے اور نہ تمہارا شوہر فقیر ھے بلکہ میرے سامنے تو زمین کے خزانے پیش کئے گئے تھے، مگر میں نے اس کا انتخاب کیا جو میرے پروردگار کے پاس ھے، خدا کی قسم اے میری بیٹی میں نے تمھاری نصیحت اور خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی ھے میں نے تمھاری شادی اس کے ساتھ کی ھے جو تمام لوگوں میں سب سے پہلا مسلمان، ان میں سب سے بڑا عالم نیز ان سب سے زیادہ حلیم و بردبار ھے- اے میری بیٹی، خداوندعالم نے جب زمین کے اوپر نظر کی تو اس سے دومردوں کو منتخب کیا ان میں سے ایک کو تمہارا بآپ اور دوسرے کو تمہارا شوہر قرار دیا، اے بیٹی تمہارا شوہر بہترین شوہر ھے، لہٰذا کسی بات میں ان کی مخالفت اور نافرمانی مت کرنا- پھر رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ نے حضرت علی(علیہ السلام) کو" یا علی(علیہ السلام) " کہہ کر آواز دی:" لبیک یا رسول الله " قال: اُدخل بیتک و الطف بزوجتک و ارفق بها، فانّ فاطمة بضعة منّی، یؤلمنی ما یؤلمها و یسّرنی ما یسرّها، اٴستودعکما الله و اٴستخلفه علیکم"-

آپ نے کہا میں حاضر ھوں آپ نے فرمایا: آپنے حجرہ کے اندر آجاوٴ آپنی شریکہٴ حیات سے لطف و محبت اور نرمی سے پیش آنا کیونکہ فاطمہ(س) میرا ٹکڑا ھے، جس چیزسے اسے اذیت ھوتی ھے اس سے مجھے بھی

تکلیف پهنچتی هے، جس سے اسے خوشی هوتی هے وہی چیز مجھے بھی خوش کرتی هے، میں تم دونوں کو اللہ تعالی کے حوالہ کرتا هوں اور اسی کو تمهارا پشت پناہ قرار دیتا هوں-

ایک روایت میں هے کہ رسول اللہ نے آپنی بیٹی کی شادی کرنے کے بعد ان سے فرمایا: "زوّجتک سیداً فی الدنیا و الآخرة، وانّه اٴول اٴصحابی اسلاماً و اٴکثرهم علماً و اٴعظمهم حلماً" " میں نے تمهاری شادی اس سے کی هے جو دنیا و آخرت میں سید و سردار هے وہ میرا سب سے پهلا مسلمان صحابی هے اور تمام مسلمانوں سے بڑا عالم اور ان کے درمیان سب سے زیادہ بردبار هے-

۱۰-شادی کی تاریخ

اہل بیت علیهم السلام سے مروی تمام روایات میں یہ صراحت موجود هے کہ آپ کی شادی معرکہ بدر سے مسلمانوں کی فاتحانہ وآپسی کے بعد ہوئی هے-
امام جعفر صادق(علیہ السلام) سے مروی هے:"تزوّج علی فاطمةفی شهر رمضان و بنی بهافی ذی الحجة من العام نفسه بعد معرکة بدر"" حضرت علی علیہ السلام نے ماہ رمضان میں جناب فاطمہ(س) سے نکاح فرمایا اور اسی سال جنگ بدر سے وآپسی کے بعد ذی الحجہ میں ان کی رخصتی ہوئی(انهوں نے آپنا گھر بسایا)-
یہ بھی روایت هے کہ ۳-ھ میں معرکہٴ بدر سے وآپسی اور شوال کے کچھ دن گذرنے کے بعدحضرت علی(علیہ السلام) اور جناب فاطمہ(س) کی شادی ہوئی-
ایک روایت میں هے کہ پہلی ذی الحجہ ۲-ھ کو رسول اللہ نے جناب فاطمہ(س) سے حضرت علی (علیهم السلام) کی شادی کی تھی-
حضرت علی(علیہ السلام) اور جناب فاطمہ(س) کی شادی کے امتیازات
حضرت فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادی میں مندجہ ذیل امتیازات پائے جاتے ہیں:

۱-یہ شادی زمین پر منعقد ہونے سے پہلے، حکم الٰہی سے آسمان پر منعقد ہوئی اس سلسلہ میں همارے لئے حضرت عمر کی یہی ایک روایت کافی هے وہ کہتے ہیں کہ جناب جبرئیل نازل هوئے اور انهوں نے کها: "یا محمّد انّ اللّٰہ یاٴمرک اٴن تزوّج فاطمة ابنتک من علیّ "" اے محمدا! اللہ تعالی نے آپ کو یہ حکم دیا هے کہ آپنی بیٹی فاطمہ(سلام اللہ علیها) کی شادی علی کے ساتھ کردیجئے-

۲- اللہ تعالیٰ نے پیغمبراکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسل کوصرف اسی مبارک شادی اور انهیں دونوں پاک و پاکیزہ شوہر اور بیوی(همسروں)کے ذریعہ پهیلایا اس سلسلہ میں بھی حضرت عمر یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے هوئے سنا هے:"کلّ نسب و سبب ینقطع یوم القیامة ما خلا سببی و نسبی، و کلّ بنی انثی فعصبتهم لاٴبیهم ما خلا ولد فاطمة، فانّی اٴبوهم اٴنا عصبتهم " "روز قیامت هر نسب اور رشتہ داری ختم هوجائے گی سوائے میرے نسب اور میری رشتہ داری کے اور تمام بنی آدم کا شجرہ ان کے بآپ سے چلتا هے سوا فاطمہ(سلام اللہ علیها) کی اولاد کے، کیونکہ بیشک میں ان کا بآپ هوں اور ان کاسلسلہٴ نسب مجھ سے شروع

ھوتا ھے“-

۳-شہزادی کائنات رسول اکرم کی اکلوتی بیٹی تھیں اور آپ کی کوئی دوسری حقیقی بہن نہیں تھی، اگرچہ جناب زینب و رقیہ اور ام کلثوم کے بارے میں یہ مشہور ضرور ھے کہ یہ رسول اللہ کی بیٹیاں تھیں مگر صحیح یہی ھے کہ یہ سب جناب خدیجہ کی بہن جناب ھالہ کی بیٹیاں تھیں اور جب رسول اکرم سے جناب خدیجہ کی شادی ہوئی تو یہ بھی ان کے ساتھ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر میں رہنے لگی تھیں مختصر یہ کہ اس تاریخی تحقیق کے مطابق ان سب کا دختر پیغمبر ھونا ثابت نہیں ھے-